انبیاء کی عمروں میں تضعیف و تنصیف اور حیات عیسی بن مریم علیہ السلام ....!!!؟؟؟ حصہ دوم

اک نظر شواہد پر بھی

پہلا شاہد: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

امام بزار اور امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے "ابن لهيعة عن جعفر بن ربيعة، عن عبد اﷲ بن عبد اﷲ بن الأسود، عن عروة، عن عائشة" کی سند سے مرفوعاً یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

"ما بعث النبي إلا كان له من العمر نصف عمر الذي قبله وقد بلغت نصف عمر الذي قبلي، فبكيت."

(كشف الأستار للهيثمي: ١/ ٣٩٨، ح: ٨٤٦، التمهيد: ١٤/ ١٩٩، ٢٠٠، موسوعة شروح الموطأ: ٢٢/ ٢٦١، الذرية الطاهرة للدولابي، رقم: ١٧٨)

مذکورہ سند کا آخری راوی ابن لہیعہ متکلم فیہ ہے، بعض محدثین نے انہیں مختلطین میں بھی شمار کیا ہے اور ان کے اختلاط کے پیشِ نظر ان کے شاگردوں کی تقسیم بندی کی ہے، یعنی جنهوں نے اختلاط سے پہلے سنا ہے ان کی روایت صحیح تسلیم کی جائے گی اور بعد از اختلاط روایت کرنے والوں کی روایت ضعیف ہوگی۔

عروہ رحمہ اللہ کے شاگرد عبداللہ بن عبداللہ بن الاسود کا ترجمہ مجھے کسی مطبوعہ کتاب سے نہیں مل سکا ہے, اگر کوئی صاحب اس پر مطلع ہوں تو ہمارے علم میں ضرور اضافہ فرمائیں , فجزاہ اللہ خیرا۔

یعنی یہ شاہد بھی ضعیف ہے۔۔

دوسرا شاہد: حدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

((ما بعث اﷲ عز و جل نبياً إلا عاش نصف ما عاش الذي كان قبله))

اس روایت کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرح مشکل الآثار (٥/ ٢٠٠، ح: ١٩٣٨) دوسرا نسخہ (٢/ ٣٨٤، ٣٨٥)، امام بخاری نے التاریخ الکبیر (٧/ ٢٤٤، ٢٤٥، رقم ١٠٤٢)، امام یعقوب الفارسی نے المشیخہ میں (بحوالہ المقاصد الحسنہ، ص: ٣٦٣ و الشذرہ لابن طولون: ٢/ ١٠٢)، امام ابن عدی رحمہ اللہ نے الکامل (٦/ ٢١٠٢)،

حافظ دیلمی رحمہ اللہ نے مسند الفردوس (٤/ ٣٧٣، ح: ٦٢١٥) امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے معرفۃ الصحابۃ (٣/ ١١٧٥، ح: ٢٩٨١) و حلیۃ الاولیاء (٥/ ٦٨) اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے المقاصد الحسنۃ (٩٤٤) میں بطریق "عبيد بن إسحاق العطار عن كامل بن العلاء أبي العلاء التميمي عن حبيب ابن أبي ثابت عن يحيى بن جعدہ عن زيد بن أرقم" بیان کیا ہے۔

اس کی سند میں عبید العطار سخت ضعیف راوی ہے۔
امام بخاری فرماتے ہیں : "عندہ مناكير." (التاریخ الکبیر: ٥/ ٤٤١، الضعفاء الصغیر، رقم: ٢٢٣), امام مسلم فرماتے ہیں : "متروک الحدیث" (الکنی: ١/ ٥٢٨، رقم: ٢١٠٧), امام نسائی فرماتے ہیں :"متروک الحدیث"(الضعفاء والمتروکین، ص: ١٧٠، رقم: ٤٢٣، دوسرا نسخہ، رقم: ٤٠٢) امام ابن حبان فرماتے ہیں :"ممن يروي عن الأثبات ما لا يشبہ حديث الثقات، لا يعجبنى الاحتجاج بما انفرد من الأخبار" (المجروحین: ٢/ ١٧٦) , امام ابن عدی فرماتے ہیں : "وعامۃ ما يرويہ إما أن يكون منكر الإسناد أو منكر المتن" (الکامل: ٥/ ١٩٨٧)
اسي طرح حبیب ابن ابی ثابت کثیر التدلیس مدلس راوی ہیں، طبقات المدلسین لابن حجر (٦٩/٣)، اور روایت معنعن ہے۔
تیسرا شاہد: حدیث یزید بن زیاد:
امام ابن سعد رحمہ اللہ نے الطبقات الکبریٰ (٢/ ١٩٥) اور انہی کی سند سے امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق (٤٧/ ٤٨٢) میں "هاشم بن القاسم عن أبي معشر نجيح بن عبد الرحمن عن يزيد بن زياد" کی سند سے مرفوعاً یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
"إنہ لم يكن نبي إلا عاش نصف عمر أخيہ الذي كان قبلہ، عاش عيسى بن مريم مائۃ وخمساً وعشرين سنۃ وهذہ اثنتان وستون سنۃ ومات في نصف السنۃ"
اس سند میں ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی ضعیف اور مختلط ہے (تقریب التہذیب: ٧٩٩٤، تہذیب الکمال: ١٩/ ٤٧۔ ٥٢) اور اسکے ساتھ ساتھ سند منقطع بھی ہے کیونکہ اس کی سند میں مذکور یزید یزید مدنی ہیں یا دمشقی، ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ مدنی ثقہ ہیں جبکہ دمشقی متروک ہے اور اگر مذکورہ شخص صحابی ہیں تو ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی کی ان سے ملاقات نہیں،

کیونکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے ہاں ابو معشر چھٹے طبقے کا راوی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اس طبقے کے راویوں کی ملاقات کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے۔ (مقدمہ التقریب، ص: ۲۸)

اور اگر وہ صحابی نہیں تو یہ روایت منقطع ہے، جو ناقابلِ احتجاج ہے۔

چوتھا شاہد: حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

امام سخاوی رحمہ اللہ نے المقاصد الحسنہ (ص: ۳۶۳)، حافظ ابن طولون رحمہ اللہ نے الشذرہ (۲/ ۱۰۳) اور علامہ ابن الدیبع رحمہ اللہ نے تمییز الطیب (ص: ۱۴۳) میں امام ابو نعیم رحمہ اللہ کے حوالے سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ سے ذکر کی ہے:

((یا فاطمة! إنه لم یعمر نبي إلا نصف عمر الذي قبله))

اس روایت کی سند نا معلوم ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف

پانچواں شاہد: حدیث حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کسی سند کے بغیر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے:

((إن الله لم یبعث نبیاً إلا عمر في أمته شطر ما عمر النبي الماضي قبله وأن عیسی بن مریم کان أربعین سنة في بنی إسرائیل، وهذه لي عشرون سنة وأنا میت في السنة)) (تفسیر ابن أبي حاتم: ۱۰/ ۳۴۷۲، ح: ۱۹۵۲۱)

امام ابن مردویہ نے بھی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔(الدر المنثور للسیوطي: ۶/ ۴۰۶، ۴۰۷)

یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

چھٹا شاہد: مرسل یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ:

امام ابن شاہین رحمہ اللہ نے فضائل فاطمہ (ح: ۷، ص: ۲۱) اور انہی کی سند سے امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق (۴۷/ ۴۸۳) میں یحییٰ بن جعدہ تابعی سے ایک مرفوع روایت ان الفاظ سے بیان کی ہے:

((إن الله لم یبعث نبیاً إلا وقد عمر الذي بعده نصف عمره وأن عیسی لبث في بني إسرائیل أربعین سنة وهذه توفي لي عشرین. ولا أراني إلا میت في مرضي هذا...))

دیکھیے: مسند إسحاق بن راہویہ، مخطوطہ: ۲۴۶/ ب، طبقات ابن سعد ۲/ ۳۰۸، والمطالب العالیة لابن حجر، ح: ۳۶۶۱، دوسرا نسخہ،

ح: ٣٤٧٢)
یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ساتواں شاہد: مرسل ابراہیم النخعی رحمہ اللہ:
طبقات ابن سعد میں مروی ہے کہ:
''سفيان الثوري عن الأعمش عن إبراهيم قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم: يعيش كل نبي نصف عمر الذي قبلہ وإن عيسىٰ بن مريم مكث في قومہ أربعين عاماً.''
(٢/ ٣٠٨۔ ٣٠٩)
یہ روایت سفیان ثوری اور اعمش دونوں کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یاد رہے کہ مرسل روایت بذات خود ضعیف ہوتی ہے۔

آٹھواں شاہد: اثر ابراہیم النخعی رحمہ اللہ:
امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق میں جناب ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ان کا قول یوں بیان کیا ہے:
''لم يكن نبي إلا عاش مثل نصف عمر صاحبہ الذي كان قبلہ وعاش عيسىٰ في قومہ أربعين سنۃ.'' (٤٧/ ٤٨٣)
اس اثر میں سلیمان بن مہران الاعمش کثیر التدلیس راوی ہے۔ (معجم المدلسین، ص: ٢٣٣، ٢٤٢، و التدليس في الحديث، ص: ٣٠١۔ ٣٠٥)
اور اثر معنعن ہے، لہٰذا ضعیف
طبقات ابن سعد میں ہے کہ سیدنا حسن بن علی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:
''آپ اس رات ستائیس رمضان کو فوت ہوئے ہیں، جس رات عیسیٰ بن مریم (علیہ الصلاۃ والسلام) کی روح بلند کی گئی تھی۔'' (٣/ ٣٨، ٣٩)
اس اثر کی سند میں عمرو بن عبداللہ ابو اسحاق السبیعی مشہور بالتدلیس ہیں۔ (طبقات المدلسین لابن حجر، ص: ٥٨) اور اثر معنعن ہے۔
قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس باب میں تمام روایات اور آثار ضعیف ہیں، ان احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر میں اختلاف بھی ان احادیث کے ضعف پر دلالت کرتا ہے۔ مزید برآں صحیحین (صحیح بخاری: ٦٢٨٥ و صحیح مسلم: ٢٤٥٠) میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ اصل روایت موجود ہے، مگر کسی بھی سند سے یہ الفاظ منقول نہیں ہیں

لہذا یہ ثابت ہوا کہ یہ روایت کسی بھی طرح سے پایہء ثبوت کو نہیں پہنچتی

مقالہ نگار : محمد رفیق طاہر
تاریخ اشاعت : 17/05/2011
از ویب سائیٹ : دین خالص - الدین الخالص - deenekhalis
ویب لنک : http://www.deenekhalis.net